



## سوال

(100) صحابی ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ پر ایک بہتان اور اس کا رد

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ لَتُنْفِتُنَّ مِنْهُ لَمَنِ صَدَقَتْ لَهُ نَفْسُهُ بِمَا كَفَرَ وَكَذَّبَ بِمَا وَعَدَ وَعَبَدَ وَبَيْنَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۚ... سورة التوبة ۷۷

ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہمیں (مال) دے گا تو ہم ضرور صدقہ خیرات کریں گے اور ضرور ہم صالحین میں سے ہوں گے۔ پس جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (مال) عطا کیا تو انہوں نے بخل کیا اور منہ پھیر کر اعراض کرتے ہوئے چلے گئے۔ پس اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی اور ان لوگوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے اللہ نے قیامت تک ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا۔ (سورة التوبة: ۷۷-۷۸)

اس آیت کی تشریح میں تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہوا ہے کہ ”یہ آیت ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لیے مالدارمی کی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تھوڑا مال جس کا شکر ادا ہو اس بہت سے مال سے لہجھا ہے جو اپنی طاقت سے باہر ہو۔ اس نے دوبارہ درخواست کی تو آپ نے سمجھایا: کیا اپنا حال اللہ کے نبی جیسا رکھنا پسند نہیں کرتا؟ واللہ میں اگر چاہتا تو پہاڑ سونے چاندی کے بن کر میرے ساتھ چلتے۔ اس نے کہا: واللہ میرا ارادہ ہے کہ اللہ مجھے مالدار کر دے تو میں خوب سخاوت کروں، ہر ایک کو اس کا حق ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مال میں برکت کی دعا فرمائی تو اس کی بھریوں میں اتنا اضافہ ہوا کہ مدینہ شریف اس کے جانوروں کے لیے تنگ ہو گیا۔

یہ (ثعلبہ بن حاطب) ایک میدان میں نکل گیا۔ ظہر و عصر تو جماعت کے ساتھ ادا کرتا، باقی نمازیں اسے جماعت سے نہیں ملتی تھیں۔ جانوروں میں اور برکت ہوئی تو اسے اور دور جانا پڑا۔ اب سوائے جمعہ کے سب جماعتیں اس سے چھوٹ گئیں۔ مال بڑھتا گیا۔ مہینے بعد جمعہ کے لیے آنا بھی اس نے چھوڑ دیا۔ آنے جانے والے قافلوں سے پلچھ لیا کرتا تھا کہ جمعہ کے دن کیا بیان ہوا؟

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا تو لوگوں نے سب کچھ بیان کر دیا۔ آپ نے اظہارِ افسوس فرمایا۔

ادھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان کے مال سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لو۔ (سورة توبہ: ۱۰۳)

اور صدقات کے احکام بھی بیان ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو زکوٰۃ اٹھا کرنے کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ ثعلبہ سے اور بنی سلیم کے فلاں آدمی سے صدقہ (زکوٰۃ) لے آؤ۔

یہ دونوں جب ثعلبہ کے پاس پہنچے اور فرمانِ رسول دکھایا تو یہ کہنے لگا: واہ واہ یہ تو جہنمی کی بہن ہے، یہ تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے کافروں سے جزیہ لیا جاتا ہے۔ بنو سلیم والے آدمی



نے تو اپنے بہترین جانور زکوٰۃ میں نکال کر ان دونوں آدمیوں کے حوالے کئے۔ مگر ثعلبہ نے زکوٰۃ ادا نہ کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثعلبہ پر اظہارِ افسوس کیا اور بنو سلیم والے شخص کے لئے برکت کی دعا کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات (التوبہ: ۵۴-۵۵) نازل فرمائیں۔ ثعلبہ کے ایک قریبی رشتہ دار نے جب یہ سب کچھ سنا تو ثعلبہ سے جا کر واقعہ بیان کیا اور آیت بھی سنائی۔ وہ آپ کے پاس آیا اور درخواست کی کہ اس کا صدقہ قبول کیا جائے تو آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے تیرا صدقہ قبول کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ یہ (ثعلبہ) اپنے سر پر ناک ڈالنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک اس کی کوئی چیز قبول نہ فرمائی۔ پھر بعد میں صدیق اکبر، عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی اس کی زکوٰۃ قبول نہ فرمائی۔

”پھر خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی تو یہ ازلی منافق پھر آیا اور لگا منت سماجت کرنے لیکن آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں خلیفوں نے تیرا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کیسے قبول کروں؟ چنانچہ قبول نہیں کیا۔ اسی اثناء میں یہ شخص ہلاک ہو گیا۔“ (تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۳ ص ۵۸۸، ۵۸۹، طبع مکتبہ قدوسیہ لاہور، ۲۰۰۳ء بتصرف یسر)

کیا یہ واقعہ صحیح سند سے ثابت ہے؟

تحقیق کر کے تفصیل سے جواب دیں، جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ الامین، اما بعد:

تفسیر ابن کثیر میں یہ واقعہ بحوالہ تفسیر ابن جریر طبری (۱۰/۱۳۰، ۱۳۱) و تفسیر ابن ابی حاتم الرازی (۶/۸۳۴-۱۸۳۹)

”معان بن رفاعہ عن علی بن یزید عن ابی عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن عن ابی امامۃ الباطنی رضی اللہ عنہ“ مذکور ہے۔ (ج ۳ ص ۴۱۶، ۴۱۷)

تفسیر ابن کثیر کے محقق جناب عبد الرزاق المہدی لکھتے ہیں:

”اسنادہ واہ بمرۃ والمتن باطل..... واسنادہ ضعیف جدا“ یہ انتہائی کمزور سند ہے اور یہ متن باطل ہے۔ اور اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (حاشیہ تفسیر ابن کثیر ۳/۴۱۷)

اس کا راوی علی بن یزید اللہانی سخت ضعیف راوی ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ”منکر الحدیث“ (کتاب الضعفاء تحقیقی تحفۃ الاقویاء ص ۴۹ ت ۲۶۲)

امام بخاری کے نزدیک اس شخص سے روایت حلال نہیں ہے جسے وہ ”منکر الحدیث“ کہہ دیں۔ (دیکھئے لسان المیزان ج ۱ ص ۲۰)



امام نسائی نے فرمایا: ”متروک الحدیث“ (کتاب الضعفاء والمتروکین: ۳۳۲)

متروک راوی کی روایت، بغیر تنبیہ کے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (ص ۳۸)

اس سند کا دوسرا راوی معان بن رفاعہ: للین الحدیث (یعنی ضعیف) ہے۔ (التقریب: ۶۷۷)

### خلاصہ التحقیق:

یہ روایت باطل اور مردود ہے۔

اس روایت پر تفصیلی جرح کے لئے عداب محمود الحمش کی کتاب ”ثعلبہ بن حاطب، الصحابی المفتری علیہ“ دیکھیں (ص ۳۳۶)

### تنبیہ:

تفسیر ابن کثیر عربی میں ”ازلی منافق“ کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اب اس روایت کے شواہد (۳) تائید والی روایتوں کا جائزہ پیش خدمت ہے:

۱: ”محمد بن سعد العوفی عن ابیہ عن عمہ عن ابیہ عن ابیہ عن ابن عباس“ کی سند سے ایک مختصر روایت اس کی مؤید ہے۔ (دیکھئے تفسیر طبری ۱۰/۱۳۰ و تفسیر ابن ابی حاتم ۶/۱۸۳۹ ح ۱۰۵۰۰)

اس روایت میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نیچے سارے راوی ضعیف ہیں۔

(۱) محمد بن سعد العوفی ضعیف عندا لجمہور ہے۔ (۲) سعد بن محمد بن الحسن العوفی جہمی (سخت گمراہ) ہے [دیکھئے لسان المیزان ۱۹/۳] کسی نے بھی اس کی توثیق نہیں کی (۳) سعد العوفی کا بچا الحسن بن الحسن بن عطیہ العوفی ضعیف و مجروح ہے۔ [دیکھئے لسان المیزان ۲/۲۷۸] (۴) الحسن بن عطیہ العوفی ضعیف ہے۔ [تقریب: ۱۲۵۶] (۵) عطیہ العوفی ضعیف الحفظ و مدلس ہے۔ [دیکھئے طبقات اللسین تحقیقی: ۳/۱۲۲ ضعف لجمہور]

### خلاصہ التحقیق:

یہ سند باطل و مردود ہے۔

۲: ”ابن جریر الطبری قال: حدثننا ابن حمید قال: ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن عمرو بن عبید عن الحسن“ (تفسیر طبری ۱۰/۱۳۳)

اس میں محمد بن حمید الرازی: ”حافظ ضعیف، وكان ابن معین حسن الراوی فیہ“ ہے (تقریب: ۵۸۳۳) ابن معین کی حسن رائے جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار صدوق مدلس ہے اور روایت معنعن (عن سے) ہے۔ عمرو بن عبید المعتزلی: کذاب ہے۔ دیکھئے میری کتاب تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبجاری (ص ۸۱ تا ۲۶۹) و تہذیب التہذیب (۸/۷۰) و میزان الاعتدال (۳/۲۷۳)



### خلاصہ تحقیق:

یہ سند عمرو بن عبید کی وجہ سے موضوع ہے۔

۳: قتادہ تابعی سے روایت ہے:

”ذکرنا ان رجلا من الانصاری مجلس من الانصار فقال: لئن آتاه الله مالا ليودين الى كل ذي حق حقه قاماه الله مالا فصنع فيه ما تسمعون“

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ایک انصاری آدمی انصاریوں کی مجلس میں آیا اور کہا: اگر اللہ مجھے مال دے تو میں ہر حق دار تک اس کا حق پہنچا دوں گا۔ پس اللہ نے اسے مال دیا تو اس نے وہ کام کیا جو آپ سن رہے ہیں۔ (تفسیر طبری ۱۰/۳۱۱ من طریق سعید عن قتادہ بہ)

اس میں سعید بن ابی عروبہ ثقہ مدلس ہیں۔ دیکھئے میری کتاب الفتح السبین فی تحقیق طبقات الدلسین (۲/۵۰) و تقریب التہذیب (۳۳۶۵)

لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ قتادہ سے ثابت ہی نہیں ہے۔

### تنبیہ:

اس ضعیف راوی میں ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا نام مذکور نہیں ہے۔

۳: مجاہد تابعی سے روایت ہے: ”رجلان خرجا علی ملا قعود فقالا: واللہ لئن رزقنا اللہ لنصدقن، فلما رزقتم، مخلوا بہ“

دو آدمی ایک گروہ کے پاس سے گزرے جو بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں نے کہا: واللہ اگر ہمیں اللہ رزق دے تو ہم ضرور صدقہ کریں گے۔ پس جب اللہ نے انہیں رزق دیا تو انہوں نے مخل کیا۔ (تفسیر طبری ۱۰/۳۲۱ و تفسیر ابن ابی حاتم ۶/۸۲۹ ح ۱۰۵۰۱ من حدیث ابن ابی نیح عن مجاہد بہ)

اس روایت کے راوی عبداللہ بن ابی نیح ثقہ مدلس ہیں۔ دیکھئے طبقات الدلسین تحقیقی (۳/۷۷) و تقریب التہذیب (۳۶۶۲) لہذا یہ روایت ابن ابی نیح کی تہذیب کی وجہ سے ضعیف ہے۔

### تنبیہ:

اس ضعیف روایت میں بھی ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا نام موجود نہیں ہے۔

### تحقیق کا خلاصہ:

ان تمام روایات کی تحقیق کا نتیجہ اور خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ثعلبہ بن حاطب الانصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ قصہ بے بنیاد و باطل ہے جسے بعض قصہ گو حضرات مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔ اس مردود قصے سے سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔



تنبیہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق میں ثعلبہ بن حاطب الانصاری البدری رضی اللہ عنہ دوسرے صحابی ہیں اور ثعلبہ بن حاطب اور ابن ابی حاطب الانصاری، غیر البدری رضی اللہ عنہ دوسرے صحابی ہیں۔

دیکھئے الاصابہ فی تملیذ الصحابہ (طبع بیت الافکار ص ۱۵۶ تا ۱۶۰)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 271

محدث فتویٰ